

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جس انقلاب نے آنا ہے
وہ کسی تلوار یا سیاسی داؤ پیچ سے نہیں آنا بلکہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے
اور دعاؤں سے آنا ہے اور یہی انقلاب ہے جو دائمی انقلاب ہے۔

اس عہدِ بیعت کو جس کی دس شرائط ہیں ہر احمدی کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔
تبھی ہم اپنی روحانی زندگی کے سامان کر سکتے ہیں اور تبھی ہم احیاءِ دین
کے کام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مدد و معاون بن سکتے ہیں۔

(جماعت احمدیہ سپین کے جلسہ سالانہ کے موقع پر خطبہ جمعہ میں جلسہ سالانہ کی
غرض و غایت کو سامنے رکھنے اور اپنے اندر پاک انقلاب پیدا کرنے کی اہم نصحیح)

فیصل آباد (پاکستان) میں تین مخلص احمدیوں مکرّم شیخ اشرف پرویز صاحب، مکرّم شیخ مسعود جاوید صاحب اور مکرّم
آصف سعید صاحب ابن مکرّم شیخ مسعود جاوید صاحب کی دردناک شہادت کا تذکرہ اور نماز جنازہ غائب۔ یہ
شہداء ہمیشہ زندگی پانے والے ہیں۔ اس خاندان کی شہادتیں بھی انشاء اللہ رائیگاں نہیں جائیں گی۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المؤمنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ مورخہ 02 اپریل 2010ء بمطابق 02 شہادت 1389 ہجری شمسی
بمقام مسجد بشارت۔ پیدروآباد۔ سپین

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ - إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ -
إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ - صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ -

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سپین کا جلسہ سالانہ اس خطبہ کے ساتھ شروع ہو رہا ہے۔ یہ جلسہ سالانہ آج دنیا کے ہر اس ملک میں جہاں جماعت احمدیہ کا قیام مضبوط بنیادوں پر ہو چکا ہے، ایک خاص امتیازی شان کا حامل بن چکا ہے۔ اور بڑے شوق سے مختلف ممالک کی جماعتیں اس کے انعقاد کی تیاری اور اہتمام کرتی ہیں۔ یہ اہتمام کیوں کیا جاتا ہے؟ کیا اس لئے کہ دنیاوی میلوں کی طرح ہر سال لوگ جمع ہو کر اپنی دلچسپی کے اور تفریح کے سامان کر لیں۔ یقیناً نہیں۔ کیونکہ گزشتہ تقریباً 120 سال کے تسلسل سے ان جلسوں کے انعقاد نے احمدیوں کی اکثریت پر یہ واضح کر دیا ہے کہ ہمارا دو یا تین دن کے لئے جمع ہونا زمانے کے امام کی اس خواہش کے احترام میں ہے کہ میرے ماننے والے ان دنوں میں ایک جگہ جمع ہو کر اللہ اور رسول کی باتیں سنیں۔ اور نہ صرف باتیں سنیں بلکہ انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔ اپنے اندر وہ پاک تبدیلیاں پیدا کریں جو اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتی ہیں۔ اور پھر اس لئے بھی احمدی اپنے دنیاوی کاموں کا حرج کر کے اس میں شامل ہونے کی کوشش کرتے ہیں کہ ان کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد بھی ہوتا ہے کہ ”اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے“۔ (مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 281 جدید ایڈیشن)

یعنی یہ جلسہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل کی حالت کے اظہار کے لئے نہیں ہے۔ آپ کی اس شدید تڑپ کے لئے نہیں ہے کہ لوگ ایک جگہ اکٹھے ہو کر اللہ اور رسول کی باتیں سنیں۔ یہ جلسہ صرف اس لئے نہیں منعقد کیا جا رہا یا کیا جاتا کہ آپ کے دل میں یہ تڑپ ہے کہ کاش لوگ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچان لیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کریں۔ بلکہ فرمایا کہ اس کی بنیاد خالص تائید حق پر ہے۔ ویسے تو نبی کی ہر بات ہی اللہ تعالیٰ کی تائید لئے ہوئے ہوتی ہے اور اس پر عمل خدا تعالیٰ کا قرب پانے والا بناتا ہے۔ ایک انسان کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والا بناتا ہے۔ لیکن جس بات کا خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہو اس پر عمل اور اس کے لئے کوشش انسان کو عموم سے بہت بڑھ کر خدا تعالیٰ کے فضلوں، رحمتوں اور انعاموں کو بطور خاص سمیٹنے والا بنا دیتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی تائیدات ساتھ ہوتی ہیں تو ایک معمولی کوشش کئی سو گنا انعاموں کا وارث بنا دیتی ہے۔ بلکہ لانا انعاموں کا وارث بنا دیتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی یہ تائید افراد کے ساتھ بھی ہے اور من حیث الجماعت، جماعت کے ساتھ بھی ہوتی ہے۔ پس کتنے خوش قسمت ہیں ہم، ہم میں سے وہ جو خالص ہو کر امام زمان کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس جلسہ میں اس لئے شامل ہوئے ہیں تاکہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں بھی پیدا کریں اور اسلام کے غلبہ کے اس تقدیر کا حصہ بھی بن جائیں جس کا پورا ہونا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کے ذریعہ مقدر کیا ہوا ہے اور ان دنوں میں اس روحانی ماحول اور روحانی ماندہ جو مختلف تقاریر کی صورت میں پیش کیا جائے گا جس کی بنیاد بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ

والسلام کے علم کلام پر ہی ہے اور جو خدا تعالیٰ کی خاص تائیدات لئے ہوئے ہے اس سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی دنیا و آخرت سنوارنے والے بن جائیں۔ اللہ کرے کہ یہ مقصد ہمیشہ ہر جلسہ میں شامل ہونے والے کے پیش نظر رہے۔ کیونکہ یہی مقصد ہے جس کو سامنے رکھتے ہوئے جلسہ میں شامل ہونے کا فائدہ ہے۔ ورنہ آپ کا یہاں آنا، تقریریں سننا اور وقتی جوش دکھاتے ہوئے نعرے لگانا بے فائدہ ہے۔

پس ہر وقت اپنے جائزے لیتے رہیں، استغفار کرتے رہیں، درود پڑھتے رہیں تاکہ اپنے اندر انقلاب پیدا کرتے ہوئے اسلام کی تعلیم پھیلانے اور غالب کرنے میں حصہ دار بن کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والے ہوں۔ ورنہ جیسا کہ میں نے کہا بہت سے جو اپنے دنیاوی کاموں کا حرج کر کے آتے ہیں ان کو کیا فائدہ کہ اپنا حرج بھی کیا اور دین بھی نہ ملا۔ پس ان دنوں میں اپنے وقت کا صحیح مصرف کریں، جس مقصد کے لئے آئے ہیں اس مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کریں اور جلسے کی برکات اور فیوض سے فائدہ اٹھانے کی بھرپور کوشش کریں۔ اگر اس بات کو ہر شامل ہونے والا جوان، بوڑھا، مرد، عورت سمجھ لے تو اس سے نہ صرف آپ کو فائدہ ہوگا بلکہ آپ دیکھیں گے کہ کس طرح آہستہ آہستہ نیک فطرت لوگ اپنی دینی و دنیاوی بقا کے لئے اسلام کی آغوش میں آنا شروع ہو جائیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جس انقلاب نے آنا ہے وہ کسی تلوار یا سیاسی داؤ پیچ سے نہیں آنا بلکہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے اور دعاؤں سے آنا ہے اور یہی انقلاب ہے جو دائمی انقلاب ہے۔ یہی انقلاب ہے جو کسی ایسی سازش کا شکار نہیں ہوگا کہ کسی طرح اور کب موقع ملے کہ اسلام کو اس ملک سے نکالا جائے۔ بلکہ لوگوں کی کوشش ہوگی تو یہ کہ کس طرح اسلامی تعلیم کو ہم اپنے اوپر لاگو کریں اور اپنی دنیا و عاقبت سنواریں۔

پس آپ لوگ جو چند سو کی تعداد میں اس وقت یہاں ہیں اور اکثریت پاکستانی احمدیوں کی ہے ہمیشہ ذہن میں رکھیں کہ آپ پر ایک بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ آپ کا نمونہ نیک ہو۔ آج ہر احمدی کے نمونے نے ہی احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی ہمارے وقت میں، اس زمانے میں، ترقی کی رفتار متعین کرنی ہے۔ جس قدر ہم اپنے عملی نمونے دکھانے والے ہوں گے اور دعائیں کرنے والے ہوں گے، اس قدر جلد ہم احمدیت کی ترقی دیکھیں گے۔ انشاء اللہ۔

اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا ہے اس ملک میں آنے کے راستے بھی ہمارے لئے کھولے۔ کہاں وہ زمانہ تھا کہ ایک شخص خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے یہاں آیا جب حالات مکمل طور پر مخالف تھے۔ اسلام کا نام بھی چھپ کر لیا جاتا تھا کجا یہ کہ تبلیغ کی جائے۔ اس مجاہد احمدیت کو مالی لحاظ سے بھی جماعت کی کوئی مدد حاصل نہیں تھی۔ خود عطر بیچ کر اپنا گھر بھی چلایا اور مشن کے اخراجات بھی پورے کئے اور انتظام بھی چلایا۔ ایک شوق تھا، ایک جذبہ تھا جس کے تحت ہمارے پہلے مبلغ مکرم کریم الہی صاحب ظفر نے کام کیا۔ ہر کام کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے، آخر کار اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے

مطابق وہ زمانہ بھی آیا جب ان پابندیوں کا خاتمہ ہوا۔ افراد جماعت کو بھی یہاں آکر آباد ہونے کا موقع ملا اور مبلغین کے آنے میں بھی آسانیاں پیدا ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ایک خوبصورت مسجد بنانے کی بھی توفیق عطا فرمائی۔ یہاں آنے والے اگر اپنے جائزے لیں تو ان کے دل گواہی دیں گے کہ باوجود یورپ کے باقی ملکوں کی نسبت معاشی لحاظ سے کم ترقی یافتہ ہونے کے، سپین میں آکر آباد ہونے والوں کی اکثریت کے مالی حالات بہتر ہوئے ہیں۔ پاکستان کی نسبت ذہنی سکون یہاں میسر ہے۔ گو یورپ کے یہ ملک بعض اخلاقی برائیوں میں بڑھے ہوئے ہیں۔ بعض والدین کو اپنے بچوں کی دینی حالت کے بگڑنے کی یقیناً فکر ہے اور یہ جائز فکر ہے۔ لیکن اس لحاظ سے میں بات نہیں کر رہا۔ میں یہاں مذہبی آزادی کے لحاظ سے ذہنی سکون کی بات کر رہا ہوں۔ گو کہ اب یہاں یورپ کے بعض ملکوں میں بھی اس کے برعکس رجحان شروع ہو چکا ہے۔ اکثر ملکوں میں تو ابھی تک ایک لحاظ سے یہ مذہبی آزادی قائم ہے لیکن مذہبی پابندیوں کی ابتداء ہو چکی ہے۔ کہیں میناروں پر پابندی لگانے کی وجہ سے، کہیں حجاب پر پابندی لگانے کی وجہ سے۔ بہر حال فی الحال عمومی طور پر یہاں آزادی ہے۔ کسی حکومت یا قانون کی تلوار یہ کہہ کر نہیں لٹک رہی کہ تم اذان دو گے تو قید کر دیئے جاؤ گے یا کلمہ پڑھ کر توحید کا اعلان کرو گے تو جیل بھیج دیئے جاؤ گے۔ پس اس آزادی، سکون اور معاشی بہتری پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور شکر گزاری کرتے ہوئے جلد از جلد اور زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والے بن جائیں۔ یہ دنیاوی ترقیات دین کو بھلانے والی نہ بن جائیں۔ دین سے دور لے جانے والی نہ بن جائیں۔ یہ نہ سمجھیں کہ ہم پر ہماری کسی خوبی اور صلاحیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اصل میں تو ہمیں یہ بتایا ہے کہ جن لوگوں کو دنیا والے کشکول پکڑانے کی سوچتے ہیں اللہ تعالیٰ خود اپنی جناب سے ان کے لئے اور ان میں سے اکثر غریبوں کے لئے بھی اور کم کشائش والے لوگوں کے لئے بھی وسعتیں عطا فرماتا ہے۔ پس ہر وقت یہ خیال دل میں رہنا چاہئے کہ جو خدا ہمیں اس طرح نوازنے پر قدرت رکھتا ہے وہ ہم سے ہمارے کسی ایسے عمل سے جو اسے پسند نہ ہو ہمارے لئے ناراضگی کا اظہار بھی کر سکتا ہے اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی ایسی ہے جس کا کوئی انسان مقابلہ نہیں کر سکتا۔ پس ہمیشہ جائزے لیتے رہیں۔ یہ دنیاوی سہولتیں اور آسائشیں اور کشائش جو ہمیں میسر ہیں وہ کہیں دین سے اور خدا سے دُور لے جانے کا ذریعہ تو نہیں بن رہیں؟ اگر بن رہی ہیں تو یہ ہمارے لئے لمحہ فکر یہ ہے۔ بہت خوف کا مقام ہے۔ پس دنیاوی لحاظ سے بھی ترقی کی طرف اٹھنے والا ہر قدم ہمیں دین میں ترقی کی طرف لے جانے والا ہونا چاہئے۔ جب یہ سوچ ہوگی اور اس کے مطابق ہمارے عمل ہوں گے تو ہمارا اٹھنے والا ہر قدم ہمارے اپنے اندر بھی ایک انقلاب پیدا کر رہا ہوگا اور ہمارے ماحول میں بھی انقلاب پیدا کرنے کا ذریعہ بنے گا۔ وہ انقلاب پیدا کرنے کا ذریعہ بنے گا جس کا گزشتہ تقریباً آٹھ سو سال سے اس ملک کے لئے خاص طور پر ہم انتظار کر رہے ہیں۔

گزشتہ خطبہ میں میں نے ایک حدیث کے حوالے سے آنحضرت ﷺ کی ایک فکر کے بارہ میں بتایا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ مجھے تمہارے لئے یہ فکر نہیں کہ تمہارا غربت و افلاس کس طرح دور ہوگا۔ مجھے یہ فکر نہیں کہ میری امت کو کشائش ملے گی بھی کہ نہیں۔ یہ چیزیں تو تمہیں ایک وقت میں مل ہی جائیں گی۔ لیکن اس دنیاوی دولت کے ملنے کی وجہ سے جو اصل فکر مجھے لاحق ہے وہ یہ ہے کہ تم اس دولت میں ڈوب کر، کشائش میں ڈوب کر، دنیا کی آسانیوں میں پڑ کر دوسری قوموں کی طرح ہلاک نہ ہو جانا۔

(صحیح مسلم کتاب الزهد والرقاق باب الدنيا سجن المؤمن و جنة الكافر حدیث نمبر 7319)

اب دیکھیں بعض عرب ملکوں کی تیل کی دولت نے انہیں دین سے دور کر دیا ہے۔ کہنے کو تو اسلام کے علمبردار ہیں لیکن ان کے عمل انہیں اس سے دُور لے گئے ہیں۔ اور اسلام سے اس دوری کا اثر ان لوگوں پر بھی پڑتا ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے عرب سے اور خاص طور پر سعودی عرب کے لوگوں سے جو کچھ اسلام سیکھنا ہے وہی اصل اسلام ہے۔ نائیجیریا میں ایک صاحب نائیجیرین مسلمان جو احمدی نہیں تھے، حج کر کے آئے لیکن پھر بھی شراب نہ چھوڑی۔ اس پر ایک احمدی نے انہیں کہا کہ اب آپ حاجی ہو گئے ہیں اب تو خدا کا خوف کریں اور شراب چھوڑ دیں۔ کہنے لگے تم کو نسا اسلام مجھے سکھا رہے ہو۔ میں نے تو سعودی عرب میں بھی شراب دیکھی ہے اور لوگوں کو مسلمانوں کو پیتے بھی دیکھا ہے۔ بلکہ مکہ کے ماحول میں بھی میں نے بعض عرب مسلمانوں کو شراب پیتے دیکھا ہے۔ پس یہ آنحضرت ﷺ کی اس فکر کی تصدیق ہے جو ایک لحاظ سے پیشگوئی تھی کہ دولت آنے سے میری امت ہلاک نہ ہو جائے۔ یہ شراب جسے امّ النجابت بھی کہتے ہیں، یعنی برائیوں کی ماں، جسے آنحضرت ﷺ نے اللہ کے حکم سے جب منع فرمایا تو مدینے کی گلیوں میں یہ پانی کی طرح بہنے لگی کیونکہ صحابہؓ نے ایک ہی وقت میں، بغیر کسی چوں چرا کے اپنے تمام شراب کے مٹکے توڑ دیئے،۔

(مسلم کتاب الاشریہ باب تحريم الخمر و بيان انها تكون من عصير العنب..... حدیث نمبر 5024-5025)

لیکن آج ایک افریقن حج پر اپنے گناہوں سے پاک ہونے کے لئے جاتا ہے تو ایک گناہ کو کرتے چلے جانے کا اجازت نامہ لے کر آتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہلاکت ہوگی۔ دولت کی وجہ سے مسلمانوں کی جوان برائیوں میں مبتلا ہیں انتہائی مکروہ حالت ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو اِثْمٌ کَبِیْرٌ کہا ہے۔ یعنی ایسا بڑا گناہ جو بار بار گناہ کرنے پر ابھارتا ہے اور نیکیوں سے روکتا ہے اس میں مبتلا ہونا ان کی ہلاکت کا باعث ہے۔ پس شراب اور جُورٌ وغیرہ جو ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ نے جوئے کو بھی شراب کے ساتھ بیان فرما کر اِثْمٌ کَبِیْرٌ فرمایا ہے۔ یہ برائیاں مسلمانوں کی تباہی کا باعث ہیں۔ بلکہ ہر ایک کی تباہی کی بنیاد ہیں۔ کیونکہ یہ دین سے دُور لے جانے والی ہیں۔ خدا تعالیٰ سے دُور لے جانے والی ہیں اور

جب انسان خدا تعالیٰ سے دُور چلا گیا تو پھر اپنے اوپر ہلاکت سہیڑ لی۔ پس ان ملکوں میں جہاں شراب پانی کی طرح پی جاتی ہے۔ جہاں ہر دکان پر، ہر ریستورنٹ پر، ہر پٹرول سٹیشن پر شراب ملتی ہے اور جوئے کی مشینیں لگی ہوئی ہیں اور یہ چیزیں پھر ترقی کی نشانی سمجھی جاتی ہیں احمدیوں کو بڑا پھونک پھونک کر چلنے کی ضرورت ہے اور نہ صرف اپنے آپ کو ان برائیوں سے بچانا ہے بلکہ اپنی نسلوں کی، اپنے بچوں کی خاص طور پر ان کی جو نو جوان ہیں، نو جوانی میں قدم رکھ رہے ہیں، حفاظت کرنی ہے۔ ان چیزوں کی، ان برائیوں کی اہمیت ان پر واضح کرنی ہے۔ جوئے کی عادت کھیل کھیل میں پڑ جاتی ہے اور پھر یہ ایک ایسا نشہ ہے کہ جو اس میں مزید مبتلا کرتا چلا جاتا ہے۔ پھر انسان اس برائی میں دھنستا چلا جاتا ہے۔ اگا دکا احمدیوں میں بھی بعض ایسے لوگ ہیں۔ لیکن غیر احمدیوں میں تو بہت سے ایسے ہیں جو ان برائیوں میں ایسے پڑے ہیں کہ اس کو اب برائی سمجھتے ہی نہیں۔ اور یورپ کے ماحول میں ڈھل کر اپنے گھروں میں بھی شرابوں کی علیحدہ الماریاں بنائی ہوئی ہیں۔ شرابیں ان میں سجا کر رکھتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے تو ایسے تمام لوگوں پر لعنت ڈالی ہے جو شراب بناتے ہیں، شراب رکھتے ہیں، شراب پلاتے ہیں یا پیتے ہیں۔ (سنن ابی داؤد کتاب المشربہ باب العنب يعصر للمخمر حدیث نمبر 3674) کس قدر خوف کا مقام ہے۔ پس جب میں احمدیوں سے یہ کہتا ہوں کہ تم نے کسی ایسی جگہ پر نوکری نہیں کرنی، کام نہیں کرنا جہاں شراب پلانے کا کاروبار بھی ہوتا ہو تو یہ اس لئے ہے کہ یہ چیز ہلاک کرنے والی ہے۔ ہمیں یہ نہیں دیکھنا چاہئے کہ غیر مسلموں کے ریستورنٹ یا کاروبار اس لئے چل رہے ہیں کہ انہوں نے شراب بھی وہاں رکھی ہوئی ہے یا بعض مسلمان جن کو کسی چیز کی پرواہ نہیں وہ اس لئے اپنے ریستورنٹ چلا کر دولت کما رہے ہیں کہ وہاں شرابیں بھی بکتی ہیں اور سو رہتی ہیں۔ تو ایسی دولت جو ہلاکت کی طرف لے جانے والی ہو ان کو مبارک ہو۔ ہمیں تو ایسا طیب اور پاک رزق چاہئے جو خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والا ہو۔ ان لوگوں کی تو دین کی آنکھ اندھی ہے اور پیشگوئی کے مطابق ان کو دنیاوی آسائشوں کی فراوانی ہوتی تھی اور ہوتی ہے۔ لیکن ایک حقیقی مسلمان کا تو مسطح نظر دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہوتا ہے اور ہونا چاہئے۔ اسلام کے علاوہ ہر دین روحانی طور پر مردہ ہو چکا ہے۔ وہ اگر کوئی ایسا کام کرتے ہیں تو ان کی آج کل کی مروجہ دینی تعلیم کے مطابق کوئی برائی نہیں ہے یا اگر برائی ہے بھی تو ان کو اس بات کی پرواہ نہیں ہے کہ اس کے نتائج کیا ہوتے ہیں۔ اگر کسی کے اپنے اعمال نجات کا ذریعہ نہیں بننے تو نیکی اور برائی کے معیار بھی بدل جاتے ہیں۔ آج اسلام ہی ہے جو زندہ خدا کا تصور پیش کرتا ہے۔ اسلام ہی ہے جو قیامت تک دائمی نجات کا راستہ دکھانے والا مذہب ہے۔ اسلام کا خدا ہی ہے جو اسلام کی زوال کی حالت میں بھی تجدید دین کے لئے اپنے فرستادے بھیجنے کا وعدہ فرماتا ہے، تسلی دلاتا ہے اور بھیجتا ہے۔

آج اسلام کا خدا ہی ہے جس نے ایمان کو ثریا سے زمین پر لانے کے لئے مسیح موعود اور مہدی موعود کو بھیجا ہے

اور آج اسلام کا خدا ہی ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آپ کی خلافت کے نظام کو جاری فرمایا۔ وہ نظام جو دائمی نظام ہے اور جو مومنین کی جماعت کو ایک لڑی میں پروانے کے لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ ہر فرد کی روحانی خوبصورتی نظر آئے۔ تاکہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے لئے ہر وقت راہنمائی کی کوشش ہوتی رہے۔ پس مسلمانوں کا دین تو زندہ دین ہے۔ ہمیشہ قائم رہنے والا دین ہے اور اس کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ بھی فرمایا ہے۔ یہ وہ زندہ دین ہے جس کے غلبہ کا خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ پس اگر کوئی مسلمان دین سے دُور جاتا ہے تو وہ اپنی دنیا و عاقبت خراب کرتا ہے۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام نے ترقی کرنی ہے انشاء اللہ اور کوئی طاقت اس کو روک نہیں سکتی۔ پس ہم جو احمدی کہلاتے ہیں، ہم جو آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق اور امام الزمان کے ساتھ کئے گئے عہد بیعت کے مطابق اپنی زندگیوں کو گزارنے کا دعویٰ کرتے ہیں، ان کا مقصود دنیا نہیں بلکہ دین ہے اور ہونا چاہئے ورنہ تو اس بیعت کا کوئی فائدہ نہیں۔

اور جیسا کہ میں نے کہا اس دین نے، اسلام نے تو ترقی کرنی ہے۔ احمدیت نے تو انشاء اللہ تعالیٰ غلبہ کے دن دیکھنے ہیں۔ اسلام تو زندہ دین ہے۔ اس نے تو کبھی نہیں مرنا۔ لیکن جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو اس دین کی تعلیم کو بھولے گا وہ ہلاک ہوگا۔ وہ اپنی بربادی کی طرف جائے گا۔ آنحضرت ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ مجھے اسلام کی فکر ہے۔ بلکہ آپ کو اس آخری دین کی یہ فکر تھی کہ یہ تمہارے عملوں کی وجہ سے دنیا سے نابود نہ ہو جائے۔ یہ تو الہی وعدہ ہے اور اس پر آپ ﷺ کو کامل یقین تھا کہ جو بھی حالات ہوں آخری فتح انشاء اللہ تعالیٰ اسلام کی ہی ہے۔ اس لئے آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کو، اُمت کے افراد کو یہ تنبیہ فرمائی کہ تم کہیں آسائش اور آرام اور دولت دیکھ کر دین سے دُور ہو کر اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈال دینا۔

آنحضرت ﷺ کے صحابہ تو دولت مند ہوتے ہوئے بھی دین کو مقدم رکھتے تھے۔ دنیا کمانے کے باوجود بھی دین مقدم ہوتا تھا۔ اپنی دولت دین کی راہ میں بے انتہاء خرچ کرتے تھے۔ انہوں نے انتہائی تنگی اور کمپرسی کی حالت بھی دیکھی اور ایسی کشائش بھی دیکھی کہ جب فوت ہوتے تھے تو کروڑوں کی جائیدادیں ان کی ہوتی تھیں اور ان کے پاس اتنا مال ہوتا تھا کہ وہ ان کے ورثاء میں بھی کروڑوں میں تقسیم ہوتا تھا۔ انہوں نے اسلام کی ترقی کے لئے اپنے مالوں کو بے دریغ خرچ کیا۔ انہوں نے بخل اور کنجوسی کے ساتھ اور پیسے جوڑ کر یہ جائیدادیں نہیں بنائی تھیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے تھے۔ ان کی تجارتوں میں برکتیں پڑیں۔ انہوں نے دین کا خوب خوب حق ادا کیا پس ہمیں یہ نمونے اپنے سامنے رکھنے چاہئیں۔ ہمیں بھی یہ نمونے دکھانے کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔ تبھی ہم اولین سے ملنے کے انعام کے تسلسل کو قائم رکھ سکتے ہیں، تبھی ہم خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بن سکتے ہیں۔

سپین میں رہنے والے احمدی یاد رکھیں کہ آپ اس ملک میں رہتے ہیں جہاں ایک زمانے میں مسلمان حکومت

بھی تھی اور مسلمانوں کی اکثریت بھی تھی۔ جہاں آج بھی سینکڑوں سال گزرنے کے بعد بھی عظیم الشان عمارات محلات اور مساجد میں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ کے الفاظ کندہ نظر آتے ہیں۔ لیکن یہی وہ ملک ہے جہاں مسلمانوں کے دنیا میں پڑنے اور دین کی اصل بھلا دینے اور اس سے غافل ہو جانے کی وجہ سے قدم قدم پر ان کی داستان عبرت بکھری پڑی ہے۔ ایک وقت تھا کہ عیسائی بادشاہ اور شہزادے اپنی حکومتوں کے استحکام کے لئے مسلمانوں سے مدد کے خواہاں ہوتے تھے۔ باوجود مسلمانوں کے لئے دلوں میں بغض اور کینے اور دشمنیاں رکھنے کے اپنے مقصد کے حصول کے لئے اپنی تمام تر عزتوں کو بالائے طاق رکھ کر مسلمان بادشاہوں کے دربار میں حاضر ہو جاتے تھے۔ عیسائی مورخین بھی یہ لکھنے پر مجبور ہیں۔ دنیاوی لحاظ سے بھی مسلمان بادشاہ اس کڑو فر سے رہتے تھے کہ عیسائی بادشاہ، شہزادے ان کے تخت و تاج اور جاہ و حشمت کو دیکھ کر متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے تھے۔ لیکن جب یہ سب کچھ آپس کی لڑائیوں میں بدل گیا جب مقصود صرف اور صرف دولت بن گیا اور اقتدار اور لہو و لعب ہو گیا تو یہ سب کچھ الٹ ہو گیا۔ اور مسلمان بادشاہ عیسائی بادشاہوں کی پناہ گاہیں تلاش کرنے لگ گئے اور پھر دنیا نے یورپ کے اس مسلمان ملک سے مسلمانوں کا خاتمہ اور ان کی ذلت اور رسوائی بھی دیکھی۔

لیکن اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ آخری فتح اسلام کی ہے اور اس کام کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا اور یہی کام آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں کے سپرد ہے۔ یہ احیائے دین کا کام ہی ہے جس نے ہمیں بھی ہمیشہ کی زندگی بخشی ہے۔ اگر ہم دنیا کی ہوا و ہوس میں پڑ گئے اور ان ملکوں میں آکر ہمارا کام صرف دنیا ہی رہ گیا تو یہ اس عہد بیعت کے بھی خلاف ہے جو ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا ہے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے جو عہد کیا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بارہ میں ہم سے پوچھے گا۔ جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ۔ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا (بنی اسرائیل: 35) اور اپنے عہد کو پورا کرو کیونکہ ہر عہد کے متعلق یقیناً جواب طلبی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت بیشک وسیع تر ہے اور اس کے تحت وہ جس سے چاہے رحم کا سلوک فرماتا ہے، فرما سکتا ہے۔ لیکن یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ کو کبھی دھوکہ نہیں دیا جاسکتا۔ اگر وہ چاہے تو ہر عہد کے بارہ میں سوال کرے گا کہ کیوں اسے پورا نہیں کیا گیا۔ اگر ہم اپنے جائزے لیں تو انسان خوفزدہ ہو جاتا ہے کہ کیا ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو عہد بیعت باندھا ہے اس کو پورا کرنے والے بھی ہیں؟ اگر شرائط بیعت کو دیکھیں تو ان کا خلاصہ یہی نکلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام حقوق کی ادائیگی کرنی ہے اور اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کرنی ہے۔ ہمیشہ یہ باتیں ہمارے پیش نظر رہنی چاہئیں۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنا ہے اور آپ کے غلام صادق کے ساتھ کامل اطاعت کا تعلق رکھنے کی طرف توجہ رکھنی ہے اور ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے۔ پس اس عہد

بیعت کو جس کی دس شرائط ہیں ہر احمدی کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ تبھی ہم اپنی روحانی زندگی کے سامان کر سکتے ہیں اور تبھی ہم احیاء دین کے کام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مدد و معاون بن سکتے ہیں۔ بعض دفعہ انسان اپنی ذاتی مصروفیات میں پڑ کر اپنی ترجیحات اور ضروریات کی وجہ سے مستقل مزاجی سے دین کے معاملات کی طرف اس طرح توجہ نہیں دے سکتا جس طرح اس کا حق ہے۔ اور یہ انسانی فطرت بھی ہے۔ اس لئے وقتاً فوقتاً اس عہد کی جگالی کرتے رہنا چاہئے۔

سپین میں رہنے والے احمدیوں کو تو جیسا کہ میں نے کہا قدم قدم پر ایسے نشانات ملتے ہیں جو انہیں ماضی کے دریچوں میں جھانکنے کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ اور توجہ دلاتے ہوئے اپنے جائزے لینے کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ ہر بڑی سڑک پر شہروں کے نام اور یہ شہر اس طرف اشارہ کرتے ہیں کہ یہ جگہیں بھی کبھی اسلامی شان و شوکت کے گہوارے ہوا کرتی تھیں۔ لیکن مسلمانوں کو دولت کی ہوس، آپس کی سیاست اور دھوکے بازیوں، لہو و لعب اور عیاشیوں میں پڑنے کی وجہ سے قصہ پارینہ بنا پڑا اور وہ پرانے قصے بن گئے۔ اور ایک مسلمان ملک مسلمانوں کے ہاتھوں سے نکل گیا۔ آج اس کھوئی ہوئی عزت و عظمت کو جماعت احمدیہ نے قائم کرنا ہے انشاء اللہ۔ اس کے لئے آنحضرت ﷺ کے حقیقی غلام بن کر دکھانے کی ضرورت ہے۔ اسلام کی تعلیم کی عملی تصویر بننے کی ضرورت ہے جو محبت، پیار اور بھائی چارے کے سوا کچھ نہیں ہے۔ جو حقوق اللہ اور حقوق العباد کے ادا کرنے کے سوا کچھ نہیں ہے اور یہ حالت اس وقت پیدا ہو سکتی ہے جب اپنے مقصد پیدائش کو سمجھیں گے۔ ہر احمدی مرد، عورت، بچہ، بوڑھا اپنی پیدائش کے مقصد کو سمجھے گا۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یوں بیان فرمایا ہے کہ مَّا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (الناربات: 57) کہ یعنی میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور جب اس مقصد کے حصول کے لئے عبادت کے معیار طے ہونے شروع ہو جائیں گے تو پاک تبدیلیاں بھی پیدا ہونی شروع ہو جائیں گی۔ اپنی روحانی زندگی کے بھی سامان ہوں گے اور دوسرے کی روحانی زندگی کے لئے بھی کوشش ہو رہی ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارہ میں فرماتے ہیں کہ:

”چونکہ انسان فطرتاً خدا ہی کے لئے پیدا ہوا جیسا کہ فرمایا مَّا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (الناربات: 57) اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی فطرت ہی میں اپنے لئے کچھ نہ کچھ رکھا ہوا ہے اور مخفی در مخفی اسباب سے اسے اپنے لئے بنایا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے تمہاری پیدائش کی اصل غرض یہ رکھی ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو مگر جو لوگ اپنی اس اصلی اور فطری غرض کو چھوڑ کر حیوانوں کی طرح زندگی کی غرض صرف کھانا پینا اور سو رہنا سمجھتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے دُور جا پڑتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی ذمہ داری ان کے لئے نہیں رہتی۔“

فرمایا ”وہ زندگی جو مذمہ داری کی ہے یہی ہے کہ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (الذاریات: 57) پر ایمان لاکر زندگی کا پہلو بدل لے۔“ کیا خوبصورت الفاظ میں نصیحت فرمائی ہے کہ اس بات کو سمجھ کر کہ زندگی کا مقصد کیا ہے عبادت میں جو سستیاں ہیں ان کو ترک کر دو اور عبادت کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ ”موت کا اعتبار نہیں ہے۔..... تم اس بات کو سمجھ لو کہ تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے لئے بن جاؤ۔ دنیا تمہارا مقصود بالذات نہ ہو۔ میں اس لئے بار بار اس امر کو بیان کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہی ایک بات ہے جس کے لئے انسان آیا ہے اور یہی بات ہے جس سے وہ دور پڑا ہوا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم دنیا کے کاروبار چھوڑ دو۔ بیوی بچوں سے الگ ہو کر کسی جنگل یا پہاڑ میں جا بیٹھو۔ اسلام اس کو جائز نہیں رکھتا اور رہبانیت اسلام کا منشاء نہیں۔ اسلام تو انسان کو چست، ہوشیار اور مستعد بنانا چاہتا ہے۔ اس لئے میں تو کہتا ہوں کہ تم اپنے کاروبار کو جدوجہد سے کرو۔ پوری کوشش سے کرو۔“ حدیث میں آیا ہے کہ جس کے پاس زمین ہو وہ اس کا ترڈ دنہ کرے تو اس سے مواخذہ ہوگا۔“ اگر اپنے کاروبار میں اپنے کام میں پوری طرح توجہ نہیں دے رہے تو تب بھی تم پوچھے جاؤ گے۔ ”پس اگر کوئی اس سے یہ مراد لے کہ دنیا کے کاروبار سے الگ ہو جاوے وہ غلطی کرتا ہے۔ نہیں اصل بات یہ ہے کہ یہ سب کاروبار جو تم کرتے ہو، اس میں دیکھ لو کہ خدا تعالیٰ کی رضا مقصود ہو۔“

کیا اللہ تعالیٰ کی رضا اس میں ہو سکتی ہے کہ کوئی غیر شرعی کام کیا جائے؟ سو اور شراب کے کام میں ملوث ہوا جائے؟ ہرگز نہیں۔ پس یورپ میں رہنے والے ہر احمدی کو اس بنیادی نکتے کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ فرمایا ”اور اس کے ارادہ سے باہر نکل کر اپنی اغراض اور جذبات کو مقدم نہ کرنا“۔ ہر بات میں اللہ تعالیٰ کی منشاء کو دیکھنا ضروری ہے۔“

(الحکم جلد 5 نمبر 29 مورخہ 10/ اگست 1901ء صفحہ 2)

پس آپ سب اس مقصد کے حصول کی ٹریننگ کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں۔ اس لئے ان دنوں میں خاص طور پر اپنی عبادت کی طرف توجہ دیں اور دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔ جو نصائح اور علمی تقاریر کی جائیں ان سے صرف وقتی طور پر فائدہ نہ اٹھائیں بلکہ اپنے عہد کی تجدید کرتے ہوئے اپنی حالتوں میں انقلاب لانے کی طرف قدم بڑھائیں وہ پاک تبدیلیاں پیدا کریں جو زندگی کا لازمی حصہ بن جائیں اور جب یہاں سے واپس لوٹیں تو گھروں میں جا کر بھی یہ احساس قائم رہے کہ ہم اپنے اندر ایک خاص تبدیلی پیدا کر کے لوٹے ہیں۔ یہ بھی دعا کریں کہ ان ممالک کے جو حالات ہیں جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے ان کی وجہ سے ہمیں کہیں اور ہجرت نہ کرنی پڑے۔ ہجرت کی ضرورت بھی ہو تو انشاء اللہ تعالیٰ اپنے وطن میں ہی ہو جہاں آزادی سے ہم اپنے دین پر عمل بھی کر سکیں اور اس کو پھیلا بھی سکیں۔

اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کو ہر وقت اپنے مقام کو سامنے رکھنا چاہئے۔ اور جیسا کہ میں نے کہا دعاؤں

اور دُرود کی طرف توجہ دیتے رہیں۔

جلسہ میں شامل ہونے کے لئے مراکو سے بھی ایک وفد یہاں آیا ہوا ہے۔ انہیں بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اپنے ہم وطنوں کا حق اس صورت میں ادا ہو سکتا ہے جب ہم ان کے سامنے اپنے ایسے نمونے پیش کریں گے جو ان کے لئے کشش کا باعث ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

پاکستان میں ایک ظلم کا واقعہ ہوا ہے۔ اس وقت اس کے بارہ میں بھی میں کچھ بیان کروں گا۔ ایک انتہائی افسوسناک خبر ہے۔ انتہائی ظالمانہ کام ہوا ہے جس کی ابھی کل رات کو اطلاع آئی ہے کہ کل جمعرات کو پاکستانی وقت کے مطابق رات تقریباً دس بجے فیصل آباد کے شیخ اشرف پرویز صاحب اور شیخ مسعود جاوید صاحب جو شیخ بشیر احمد صاحب مرحوم کے بیٹے تھے اور آصف مسعود صاحب کو جو شیخ مسعود جاوید صاحب کے بیٹے تھے ان تین احمدی احباب کو شہید کر دیا گیا ہے۔ ان کی دکان مراد کلاتھ ہاؤس اور مراد جیولرز کے نام سے تھی ریل بازار فیصل آباد میں۔ یہ رات کو دکان بند کر کے گاڑی میں جا رہے تھے کہ فیصل ہسپتال کے قریب جب ایک جگہ پہنچے تو وہاں موجود چار پانچ افراد نے ان کی گاڑی پر اندھا دھند فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں تینوں افراد شدید زخمی ہوئے اور ہسپتال جاتے جاتے شہید ہو گئے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

اشرف پرویز صاحب کی عمر 60 سال تھی اور ان کے چھوٹے بھائی مسعود جاوید صاحب کی عمر 57 سال تھی۔ جبکہ شیخ مسعود جاوید صاحب کے بیٹے آصف مسعود کی عمر 24 سال تھی اور آصف مسعود بھی شادی شدہ تھے ان کی بالکل ایک سال کی عمر کی ایک بیٹی ہے۔ اشرف پرویز صاحب کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں ہیں جو شادی شدہ ہیں۔ بیٹوں میں سے ایک بیٹا 27 سال کا وہ بھی شادی شدہ ہے اور دوسرا چھوٹا بیٹا 22 سال کا ہے جو غیر شادی شدہ ہے۔

اسی طرح شیخ مسعود جاوید صاحب کے پسماندگان میں ان کی دو بیٹیاں شادی شدہ ہیں اور بیٹے بھی شادی شدہ ہیں۔ ایک بیٹا تو شہید ہو گیا، دوسرے ان سے بڑے بیٹے ہیں وہ بھی شادی شدہ ہیں۔ شیخ بشیر احمد صاحب جن کے شہداء میں سے دو بیٹے تھے اور ان کے آگے ان کا پوتا، یہ بہت مخلص احمدی تھے۔ ان کی والدہ زینب بی بی صاحبہ شیخ مراد بخش صاحب کی اہلیہ تھیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ قادیان سے ان کا تعلق تھا اور آپ کے کہنے پر ہی وہ گھر میں خواتین کے لئے کپڑے لے کر آیا کرتی تھیں تاکہ ان کو بازار نہ جانا پڑے اور خاندان میں بیعت بھی سب سے پہلے زینب بی بی صاحبہ نے کی تھی۔ ان کے خاوند مراد بخش صاحب بعد میں احمدی ہوئے تھے اور تقسیم ہند کے بعد (پاکستان بننے کے بعد) انہوں نے ریل بازار فیصل آباد میں دکان کھولی۔ 1974ء میں ان کو بڑا شدید نقصان ہوا۔ ان کی دکان

جلادی گئی لیکن اللہ تعالیٰ نے پھر فضل فرمایا اور کپڑے کی دکان کے ساتھ ساتھ ان کے بچوں نے جیولری کی دکان بھی کھول لی۔ ان کا، خاص طور پر شیخ اشرف پرویز صاحب کا بڑا اخصا کا تعلق تھا اور اپنے والد کی نیکیوں کو جاری رکھنے والے تھے۔ پاکستان میں تو پتہ نہیں ان کا جنازہ کس وقت ہوگا لیکن بہر حال میں ان کی نماز جنازہ غائب ابھی نمازوں کے بعد انشاء اللہ پڑھاؤں گا۔

فیصل آباد میں خاص طور پر گزشتہ کچھ عرصے سے احمدیوں کو ظلم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ یا اغوا کر کے تاوان لیا جاتا ہے یا شہید کر دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ پاکستان میں درجنوں لوگ تو بلا مقصد مر رہے ہیں اور ان لوگوں کو یہ سمجھ نہیں آتی کہ یہ جو ان کی موتیں ہو رہی ہیں یہ کس ظلم کی پاداش میں ہیں۔ اسی ظلم کی پاداش میں ہیں جو احمدیوں سے روا رکھا جا رہا ہے۔ ان ظالموں کو پتہ ہونا چاہئے کہ احمدی اگر شہید ہو رہے ہیں تو وہ کسی مقصد کی خاطر شہید ہو رہے ہیں اور ہر شہادت، شہید کے خاندان کا مقام بڑھانے والی بھی ہے اور جماعت کی ترقی کا باعث بننے والی بھی ہوتی ہے۔ یہ شہداء ہمیشہ زندگی پانے والے ہیں۔ دشمن سمجھتا ہے کہ ان کو مار دیا حالانکہ ایسا نہیں کیونکہ ان لوگوں کو تو مقام حاصل ہو گیا اور خدا تعالیٰ کی نظر میں بھی یہ زندگی پانے والے ہو گئے۔ ہمیشہ کی زندگی پانے والے ہو گئے۔

اس خاندان کی شہادتیں بھی انشاء اللہ رائیگاں نہیں جائیں گی اور ہر شہادت رنگ لائے گی۔ لیکن اس کے ساتھ میں پاکستان کے احمدیوں کو بھی کہتا ہوں خاص طور پر جو معروف احمدی ہیں کہ بعض حساس علاقوں میں جہاں دشمنی زیادہ ہے اپنے علاقے میں اپنے آنے جانے کے اوقات میں بھی احتیاط کریں۔ اللہ تعالیٰ ان شہداء کے درجات بلند فرماتا رہے اور ان سے بے انتہا رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کے جو پسماندگان ہیں ان کو بھی صبر جمیل دے اور ہمت اور حوصلہ عطا فرمائے اور ہمیشہ ان کا حامی و ناصر ہو۔ اللہ تعالیٰ پاکستان میں ہر احمدی کو ہر جگہ اپنی حفاظت میں رکھے۔